

## 67657- اسلامی بینوں کے حصص کی خرید و فروخت کا حکم

سوال

اسلامی بینوں کے حصص کی خرید و فروخت کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اگر تو ان بینوں نے اپنا یہ نام (

اسلامی بینک) لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے رکھا ہے اور وہ سودی لین دین، اور دوسرے حرام کام کرتے ہوں تو یہ اسلامی بینک نہیں، اور ان میں شراکت اور ان کے ساتھ لین دین کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کے حصص کی خرید و فروخت میں حصہ لینا جائز ہے، کیونکہ یہ حرام فعل کے ارتکاب پر معاونت ہے۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں

ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو﴾۔ المائدہ (2)۔

لیکن اگر یہ بینک حقیقتاً واقعی طور پر

اسلامی ہوں اور اپنے لین دین اور معاملات میں کتاب و سنت کو سامنے رکھتے ہوں اور اس پر عمل پیرا ہوں اور حرام معاملات کا لین دین نہ کرتے ہوں تو ان میں شراکت کرنے، اور ان بینوں کے حصص کی خریداری میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ایسا کرنا چاہیے، کیونکہ اس میں دوسرے سودی بینوں کے مقابلہ میں اس اسلامی بینک کا تعاون اور اسے تشجیح ہو گی، اس لیے کہ دوسرے بینوں کے سودی لین دین، اور حرام معاملات عام ہونے کے نتیجے میں اسلامی بینوں کو جو مقابلہ ہے اس میں بھی اسلامی بینک کو تعاون ملے گا۔

سوال نمبر)

(47651) کے جواب میں اسلامی بینک کی صفات

اور علامات بیان کی جا چکی ہیں۔

مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں  
درج ذیل فتویٰ درج ہے :

”اگر بینک کی بنیاد ہی سود پر ہو اور  
وہ سودی لین دین کرتا ہو تو اس میں حصہ ڈالنا اور شراکت کرنا جائز نہیں، کیونکہ  
ایسا کرنے میں ظلم و زیادتی اور برائی میں تعاون ہوتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿اور تم برائی اور ظلم و زیادتی میں  
ایک دوسرے کا تعاون مت کرو﴾۔“

انتہی.

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث  
العلمية والافتاء (506/13).

اور ایک دوسرا فتویٰ کچھ اس طرح ہے :

سودی لین دین نہ کرنے والے بنیوں کے  
ساتھ شراکت کرنے جائز ہیں، اور ایسے لین دین کے نتیجے میں جو حرام نہ ہو بینک سے  
شراکت دار کو دو منافع حاصل ہو گا اس میں کوئی حرج نہیں وہ حلال ہے ” انتہی.

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث  
العلمية والافتاء (507/13).

اور ایک دوسرے فتویٰ میں درج ہے :

”جو بینک اور کمپنیاں سودی لین دین  
نہیں کرتے ان میں شراکت کرنا جائز ہے، اور جب شراکت دار اپنے سودی حصص سے چھٹکارا  
حاصل کرنا چاہے تو وہ اپنے حصص مارکیٹ کے ریٹ کے مطابق فروخت کر دے اور پھر اس میں  
سے صرف اپنا اصل مال اپنے پاس رکھے، اور باقی نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر  
دے، اس کے لیے اپنے حصص کے فوائد، یا سودی نفع میں سے کچھ بھی اپنے پاس رکھنا جائز  
نہیں، لیکن اگر اس کی شراکت کسی ایسی کمپنی میں ہو جو سودی لین دین نہیں کرتی تو اس  
کا منافع حلال ہے ” انتہی.

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث  
العلمية والافتاء (507/13).

واللہ اعلم.